ضمیمہ اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱ جلد ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت مذہب اسلام

لایق توجہ علما و روساء اسلام و گورنمنٹ و کافہ انام

قال اللہ تعالیٰ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا - وقال ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم

یعنی اللہ کے دین کو ملکر ہاتھ مارو اور پہوٹ نہ ڈالو - اور آپس مین مت جہگڑو اسمین پست ہو جاوگے اور تمہاری عزت جاتی رہیگی

جنگ سے صلح بہتر ہے اور اختلاف سے اتفاق افضل -

جنگ و نا اتفاقی کا ضرر اور صلح و اتفاق کا نفع نہ صرف مقابلین کو پہنچتا ہے بلکہ اسکا اثر اور اشخاص اور ملک پر بھی پڑتا ہے -

تمہید

یہہ وہ مضمون ہے جو بطور تمہید ضمیمہ نمبر ۸ مین مرقوم ہوا اور اسکے استحکام و تاسیس کا وعدہ دیا گیا تھا - اُسوقت تو وہ ذکر سرسری تہا من بعد اسکا ضروری و اہم ہونا خیال مین سما گیا اور اُسپر بہت گرم جوشی سے زور دینا واجب نظر آیا - یہہ مضمون جملہ فرقہ ہاء ملت اسلام اور ملک کے حقمین مفید ہے -

ملکی فایدہ اسمین یہہ ہے کہ اس مضمون کا نتیجہ و اثر مسلمانون کا باہمی اتفاق و ملاپ ہے اور اتفاق امن ملک کے لئے اصل اصول ہے - جو ہمیشہ سے مسلمانون کے باہمی اختلاف کے سبب وارداتین ہوتی ہین اور عدالت مین ان کے مقدمات دایر رہتے ہین جنکا اثر

سرکار پر بھی پڑتا ہے کہ قبل از وقوع ان واردات کے سرکار کو نگرانی کی تکلیف ہوتی ہے۔ بعد از وقوع تحقیقات کے تکلیف پڑتی ہے اور انکا اثر ملک پر بھی پڑتا ہے کہ لوگ جرمانہ اور قید سے سزیاب ہوتے ہین جس سے انکی باہمی عداوتین روز افزون ہوتی ہین اور وہ آیندہ مقدمات اور واردات کے قایم ہونیکے باعث ہوتی ہین۔ اور اُن تکالیف کا مرجع نہ صرف مسلمان متخاصمین ہوتے ہین بلکہ سوا انکے اور مذاہب کے لوگ کوئی شہادت مین کوئی کفالت مین کوئی حمایت مین کوئی تحقیقات مین انمین شامل ہوجاتے ہین یہ سب کی سب مسدود ہوجاوینگی اور ملک مین پورا امن ہوگا۔

مذہبی فائدہ جسکا اثر جملہ فرقہ ہاے اسلام کو پہنچنا ممکن ہے اسمین یہ ہے کہ جو اس مضمون سے اہل اسلام کا باہمی اتحاد و ملاپ مقصود ٹھہرایا گیا ہے اس سے اسلام کی اشاعت متصور ہے اور مسلمانونکی وقعت و عزت و قومی ترقی متیقن ہے۔

مگر مجھ کو خوف ہے کہ سب فرقہ ہاے اسلام کے جلد باز جو اصول و اغراض اسلام پر مطلع نہین ہین یکایک اس مضمون سے متوحش ہونگے اور اسکو بجاے مفید سمجھنے کے مضر سمجھینگے۔

رہی مسلمان جنکو انکے مخالف **بدعتی** کہتے ہین اس مضمون کی نسبت یہ خیال کرینگے کہ یہ مضمون ہماری قدیمی رسوم سوم چہلم و بیاہ شادیون کی رسمون کی بیخ کنی کے لیے تجویز ہوا ہے۔ اِن کے مقابلین جنکا وہ **وہابی** نام رکھتے ہین اسکی نسبت یہ خیال کرینگے کہ یہ مضمون اِن رسوم بدعیہ

† یہ واردات اگرچہ پہلے تو شیعہ و سنیون مین ہوا کرتی تھین لاہور وغیرہ معظم بلاد مین ہمیشہ عشرہ محرم پر کوئی نہ کوئی واردات ہوجاتی۔ اور واردات کا شمہ یہ اکثر لوگون کو معلوم ہے۔ اب ایک مدت سے اس قسم کی واردات و مقدمات اہلسنت کے دو فرقون مین جنمین ایک فریق کو اُن کے مقابل وہابی کہتے ہین اور وہ اُن کو بدعتی کے نام سے تعبیر کرتے ہین ہو رہی ہین مسجد چینیانوالی لاہور کا مقدمہ قبور ناظرین کو یاد ہوگا اسکے بعد امرتسر مین مقدمہ احراق قرآن معاذ اللہ قایم ہوا پھر لودہیانہ مین فوجداری کا مقدمہ دایر ہوا جسمین ایک فریق پر جرمانہ ہوا۔ اب ارد ضلع شاہ آباد مین ایک سنگین مقدمہ دو کوٹ قایم ہوا ہے جسکی کیفیت تفصیل اس مضمون کے اخیر مین آتی ہے اسی قسم کا ایک مقدمہ انبیہ مین دایر ہے اور اسکے نظایر ہندوستان پنجاب مین اور بہت ہین جو ناظرین اخبارات و واقفین ملکی حالات پر مخفی نہین ہین۔

جاہلیہ کو از سر نو رواج دینے اور تازہ کرنیکے لئے سوچا گیا ہے **حنفی** کہینگے کہ اس سے رفع یدین وآمین بالجہر وغیرہ امور مخالف مذہب حنفی کا رواج دینا مد نظر ہے **شافعی** یا اہلحدیث جن کو بلفظ **غیر مقلد** تعبیر کیا جاتا ہے یہہ گمان کرینگے کہ اس مضمون سے سُنن نبویہ (جنکو ہمنے سالہا سال مین بڑی جہد جد سے مباحثات وتصنیفات کے ذریعہ سے زندہ کیا ہے) کو مضمحل کرنا اور از سر نو مسایل حنفی کا مذہب رواج دینا مطمح نظر ہے **شیعہ** کہین گے کہ چونکہ اس مضمون کا مجوز سُنّی ہے اور جو بنا بر اس مضمون کے کمیٹیان اشاعت اسلام قایم ہونگی انکے ممبر بھی اکثر سُنّی ہونگے اسلئے اس مضمون سے مقصود شیعون کا سنی بنانا ہے - ان کے مقابل **سُنّی** کہینگے چونکہ اس مضمون مین شیعہ وغیرہ اہلبدعت (زعم اہلسنت) کا ساتھہ ملانا بھی تجویز ہوا ہے - اسلئے اس مضمون کا اصلی مطلب سنیون کو شیعہ بنانا ہے اور مذہب اہلسنت وبدعت کو رلا ملا دینا -

ولیکن اگر ہر ایک فریق فرقہ ہاے مذکورہ سے تہوڑی دیر کے لئے فہم وانصاف باریک بینی وعاقبت اندیشی کو کام مین لاوے اور اس مضمون کے مقاصد واغراض کو غور سے ملاحظہ فرماوے تو منجملہ خیالات یکگونہ کسی خیال کو اس مضمون کیطرف راہ ندے - یہہ مضمون اور جو اس سے اتحاد کُل فرقہ ہاے اسلام مد نظر ہے کسی اسلامی فرقہ کے حق مین مضر نہین اور جو جو مضرتین ان مختلف فرقون کے خیال مین گذرتے ہین یا گذرینگی وہ اس مضمون کا نتیجہ نہین -

اس مضمون سے خلافیات جزئیہ کسی فرقہ اسلام کا ابطال یا اثبات مد نظر نہین اور جو حسب منشا اس مضمون کے انجمن اشاعت اسلام قایم ہوگی اسکو بھی خلافیات فرقہاے مختلف اسلام سے بحث نہ ہوگی اس انجمن کا نہ یہہ فرض ہوگا کہ کسی بدعت کا ابطال کرے اور نہ یہہ فرض کہ اسکا اثبات کرے - نہ اسکو رفع یدین وآمین بالجہر کے اثبات سے تعرض ہوگا نہ اُسکی نفی سے نہ اُسکو استحقاق خلافت یا اہلیت سے بحث ہوگی نہ استحقاق خلافت خلفاے راشدین سے اس انجمن کا فرض صرف اتفاقی اصول اسلام کا قایم کرنا ہوگا اختلافی امور کی نفی یا اثبات سے اُسکو کچھہ سروکار نہ ہوگا -

یہہ گفتگو تمہیدی ہے جسمین اس مضمون کا مفید مذہب وملک ہونا مجملاً بیان ہوا ہے اب اصل

مطلب کے طرف رجوع کیا جاتا ہے جنمین اِن فوایدکی تفصیل ہے ؛

اصل مطلب

اسلام بہت تنزل اور نازک حالت کو پہنچ گیا ہے جسکے لئے بہت سے اسباب ہین مگر از انجملہ بڑا بھاری سبب اہل اسلام کا آپسمین اختلاف ہی جو حد اعتدال سے متجاوز ہوکر افراط کو پہنچگیا ہے اسمین شک نہین کہ اہل اسلام کے مختلف فرقے بہت مسایل مین باہم مختلف ہین اور ان مسائل مین ہر ایک فرقے کے نزدیک حق وہی ہے جسکو وہ فریق حق سمجھتا ہے اور اسکو یہہ امر لازم ہے کہ ان مسایل مین وہ اپنے مخالفین کو خطا پر سمجھین اور اِس خطا کی نظر سے انکو کراہت کی نظر سے دیکھین - مگر اسمین شک نہین کہ بعض مسایل مین اِن سب کا اتفاق بھی ہے جنمین ہر ایک فریق کے نزدیک فریق ثانی بھی حق پر ہے اور اِس حق کی نظر سے اسکو اسکی طرف چشم محبت و استحاد سے دیکھنا ضروری ہے -

خطا مسایل خلافیہ ایسے قوی الاثر و پرزور و عظیم الشان نہین ہے کہ اسکے مقابلہ مین حق مسایل اتفاقیہ مضمحل و بیکار و ساقط الاعتبار ہوجاے اور **حق** مسایل اتفاقیہ ایسا ضعیف الاثر و ردی نہین کہ خطا مسایل خلافیہ کے سامنے اسکا لحاظ نہ کیا جاے یہہ ہو تو چاہیے کہ مسایل خلافیہ کو اصول و اُمہات ایمان نہ ٹھہرایا جاوے اور مسایل اتفاقیہ کو انکے توابع اور فروعیات سے شمار کیا جاوے - مسئلہ خلافت شیخین یا اہلبیت اصول سے ہو اور مسئلہ توحید و نبوت و معاد اُسکے فروع - مسئلہ آمین بالجہر یا بالاخفا اصول ایمان سے ہو اور ایمان باللہ اسکی فرع - مگر اسکا کوئی فرقہ فرقہائے اسلام سے قایل نہین -

پھر تعجب ہے کہ آپسمین کے برتاؤ مین فروعات کو اصول پر کیون ترجیح دیجاتی ہے اور لازمہ اختلاف کو لازمہ اتفاق سے کیون مقدم کیا جاتا ہے -

شیعہ سُنّی کو کیون اس نظر سے کہ وہ بعد حضرت رسالت کے امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مستحق خلافت نہین جانتا بغض و کراہت سے دیکھتا ہے اور اس نظر سے کہ وہ اللہ تعالی کو معبود اور آنحضرت کو رسول جانتا ہے محبت سے نہین دیکھا گیا اسکے نزدیک خدا و رسول کا ماننا امیر المومنین ؑ کے

ماننے سے کچہہ کم ہے کہ وہ اِسکے لحاظ سے اِس شخص سے للہ بغض رکہتا ہے اور اسکے لحاظ سے اِس سے للہ محبت نہین رکہتا -

یہی سوال اس **سنی** سے ہی جو شیعہ کو اِس نظر سے کہ وہ خلافت شیخین کو حق نہین جانتا بُغض و کراہت سے دیکہتا ہے اور اِس نظر سے کہ وہ خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہے حُب سی نہین دیکہتا کیا اسکے نزدیک خدا و رسول کا ماننا صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ماننے سے کچہہ کم ہے کہ وہ اسکے مقابلہ مین اسکو وقعت نہین دیتا - اسکے لازمہ (بغض للہ) کا لحاظ کرتا ہے اور اسکے لازمہ (حب للہ) کا لحاظ نہین کرتا - اِن دونون سے بدرجہا بڑہکر اس سوال مورد وہ **عامل بالحدیث** ہے جو حنفی کو آمین بالجہر و رفع یدین (جو اہلحدیث کے مذہب مین بھی صرف مستحب یا سنت ہے جسکے کرنیمین ثواب ہی اور نہ کرنیمین اگرچہ مدت العمر کوی نہ کرے گناہ نہین ہے) ترک کرنیکے سبب نہایت بغض و عداوت سی دیکہتا ہے اور بنظر اسکے ایمان و اسلام و بقیہ ارکان نماز کے جسکی ایک جزو صغیر یہہ آمین ہے محبت سے نہین دیکہتا کیا اسکے نزدیک آمین بالجہر خدا اور رسول پر ایمان اور بقیہ ارکان نماز سے بڑہکر ہے کہ اسکے مقابلہ مین وہ اُنکو ہیچ و پوچ سمجہکر انکا لحاظ نہین کرتا -

ایسا ہی اِس سوال کا مورد وہ **حنفی** ہے جو عامل بالحدیث کو آمین بالجہر اور رفع یدین (جو حنفی مذہب مین صرف غیر مسنون یا نہایت درجہ کراہت مین ہین حرام و کفر نہین ہے جنکے ارتکاب پر دنیا مین حد

---

† دیکہو تنویر العینین مؤلفہ امام عاملین بالحدیث دیار ہند مولا اسمٰعیل شہید کا پہلا صفحہ جسمین رفع یدین کی بابت فرمایا ہے فثیاب فاعلہ بقدر ما فعلہ ان دائما فبحسبہ وان مرۃ فبمثلہ ولا بلام تارکہ وان ترکہ مدۃ عمرہ یعنی رفع یدین کرنیوالا اجر پاویگا اسقدر کہ اُس نے کیا - ہمیشہ کیا تو اسکے موافق - اگر ایکدفعہ کیا تو ویسا - اور اسکا تارک ملامت نکیا جاویگا اگرچہ مدت العمر ترک کرے - آگے آپنے فرمایا ہے جو اِس فعل کو مسنون جانکر اِس پر طعن کرے وہ اس حکم مین داخل نہین

‡ دیکہو **دُر المختار** وغیرہ جنمین رفع یدین کو صرف غیر مسنون کہا ہے حرام یا مفسد نہین کہا - بلکہ مفسد کہنے والے کی بات کو رد کیا ہے - اور آمین کے نسبت بہی صرف اتنا ہی کہا ہے کہ اسکا آہستہ کہنا سنت ہے اور مُلا علی قاری نے **رسالہ اقتداء مخالف** مین کہا ہی کہ رفع یدین و آمین بالجہر ایک کے نزدیک سنت ہے دوسرے کے نزدیک مکروہ انمین امام پر اپنے مخالف مقتدی کے موافقت ضروری نہین ہے -

دسرا اور آخرت مین عذاب جہنم کا خوف ہوتا ہے) کے ارتکاب سے سخت عداوت و بغض سے دیکھتا ہے اور اس نظر سے کہ وہ خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہی اور اس نماز مین اور محرمات و مفسدات اتفاقیہ سے اجتناب کرتا ہے محبت سے نہین دیکھتا ہے کیا اُسکے نزدیک خدا اور رسول پر ایمان اور نماز کی باقی ارکان آہستہ کہنے اور رفع یدین ترک کرنے کے مقابلہ مین کچھ چیز نہین ہے کہ وہ بمقابلہ اُن کے اُنکو ہیچ سمجھتا ہے اور اُنکا کچھ لحاظ نہین کرتا -

اِس **تعجب پر تعجب** یہہ ہے کہ ہر ایک فریق اس ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح پر کراہت و بغض فریق مقابل مین اُس حد اعتدال پر نہین ہے جو اِن امور اختلافی کے مناسب حال ہے بلکہ اس سے بدرجہا افراط کو پہنچگیا ہے حد اعتدال تو اس باب مین یہہ ہے کہ جس امر کو منجملہ اعتقادات یا اعمال فریق مقابل کے کوئی بدعت یا مکروہ سمجھے اسکے مرتکب یا معتقد سے ایسی ہی کراہت و بغض رکھے جیسے کہ اپنے فریق کے مرتکب بدعت یا کراہت سے رکھتا ہے - مگر یہان یہہ افراط ہو رہا ہے کہ اپنے فریق کے توافقی محرمات و قطعی بدعات کے مرتکبین پر چہرہ مین تغیر نہین آتا - اور مقابل کے ارتکاب مکروہ پر سر سے پاؤن تک لرزہ شروع ہو جاتا ہے اور خون دل جوش مین آتا ہے - **اونچی** تعزیہ بنانی اور سہرہ خلاف چڑہانے پر تو **سُنّی** کو جس کے مذہب مین یہہ اتفاقی بدعتین ہین جوش نہین آتا - مگر شیعہ کے تعزیہ بنانے پر اُسکو ایسا طیش آتا ہے کہ اُسپر جان دینے کو حاضر ہو جاتا ہے **محرّم** کے عشرہ مین اہلبیت کے مصائب پر ڈھول شتیہ بان بجانے اور مرثیون کو راگ مین گانے پر جو یقیناً محققین مذہب شیعہ کے نزدیک بدعات ہین **شیعہ** کو جوش نہین آتا - مگر اگر سُنّی اسدن ڈھول بجائے یا مرثیہ گائے تو وہ اُسکو یزید کا بھائی سمجھکر اُسکے قتل پر مستعد ہو جاتا ہے -

کوئی **رسمی** مسلمان نماز نہ پڑہے روزہ نہ رکھے ڈاڑھی منڈاوے موچھین چڑہاوے محرمات اتفاقی کا ارتکاب کرے اُسپر کسی حنفی یا سُنی کو ایسا جوش نہین آتا جیسے اِس مسلمان عامل بالحدیث پر جوش آتا ہے جو نماز مین بلند آواز سے آمین کہتا ہے یا رفع یدین کرتا ہے اِن لوگون کا یہہ قول ہے کہ رفع یدین و آمین بالجہر والی نماز سے نماز نہ پڑہنا بہتر ہے کوئی **وہابی** کہلاکر جو بدعت پیدا ہے

کرے میلہ مین جاوے تماشا دیکھے برادری کی شادی غمی کے رسمون مین شریک ہوجاوے پر
کبھی کبھی نماز پڑہے تو اسمین رفع یدین کرلے - اِسپر اکثر موحدین کو جوش نہین آتا جیسا کہ اُس حنفی نمازی
پر جوش آتا ہے جو نماز مین رفع یدین نہین کرتا - خواہ وہ کیسا ہی اور طاعات وعبادات کا ملتزم ومتقی ہو
اِن لوگون مین بعض متشددون کا مقولہ ہے کہ جس نماز مین رفع یدین نہین وہ نماز ہی کیا ہے بعض
لوگون سے یہہ بہی سُنا گیا ہے کہ جو شخص رفع یدین نہ کرے وہ کافر ہے اِسی خیال سے اکثر عوام موحدین
جو علوم دین سے محض ناواقف ہین اور بن پڑہے پڑہائے مجتہد بن بیٹہے یہہ فتوے دیتے ہین کہ حنفیون
کے پیچہے نماز درست نہین ہے -

پہر یہہ افراط اِس حد تک پہنچ گیا ہے کہ مختلف فرقہا اسلام کو آپسمین بدعات یا مکروہات پر وہ جوش
ہی جو مخالفین مذہب اسلام کے کفر وکفریات پر نہین ہے - اسلام چہوڑکر کوئی عیسائی ہوجائے تو اس سے
اِس قدر لوگون کو انقباض نہین ہوتا جسقدر کہ سُنّی کے شیعی - اور سچی مسلمان کے موحد اور موحد کے
رسمی ہوجانے پر اسکے مقابل کو ہوتا ہے بعض اشخاص جو عیسائی یا مذہب ہنود چہوڑکر مسلمان ہوگئے اور سلسلہ
موحدین مین داخل ہوگئے ہین اُنکے حقیقی متعصبین یہہ کہتے ہین کہ یہہ کہان سے نکلکر کنوئین مین گر پڑے
ہین - وہابی ہونے تو یہی بہتر تہا کہ یہہ ہندو ہی رہتے - ایسا ہی دوسری جانب کا خیال ومقال ہے
بعض لوگ جو عیسائی یا ہنود مذہب چہوڑکر رسمی مسلمان ہوئے ہین اُنکی نسبت وہ وہابی متشدد خیال کرتے
ہین کہ یہہ ویسے ہین جیسے پہلے تہے -

پہر اس کراہت وافراط کا محل ظہور نہ صرف دل یا زبان فریقین متقابلین ہوتا ہے کہ اسکا
اثر ان ہی دو فریق مین محدود رہے بلکہ ظہور اسکا بذریعہ تحریرات وتصنیفات ہوتا ہے جسکا اثر تمام عالم
مین پہیلتا اور اُسکا ضرر اصل اسلام کو پہنچتا ہے وہ تصنیفات اس بے تہذیبی وناشائستگی وتعصب ونفسانیت
سے ہوتے ہین کہ انمین اصل مسئلہ اختلافی تو کہین کا کہین رہجاتا ہے - ہر ایک اپنے مقابل کی توہین
وتقبیح وعیب شماری ودل ازاری کے پیچہے پڑجاتا ہے - ہر ایک کے حال پر وہ بات پر صادق
آرہی ہے جو مشہور ہے کہ کسی نے دوسرے شخص سے کہا کہ میان تمہارے ازار ٹخنے سے نیچے ہے جسمین نماز

کردہ ہوتی ہے اِس نے اسکے مقابلہ مین کہا کہ جاؤ میان تمہارے باواجی کے نکاح مین جو میٹھے چاول پکے تہے اُنمین گڑ کہان برابر تہا - پہر اِس عیب شماری مین ایسے بڑہتے ہین کہ اصل اسلام پر چوٹ کرنیسے نہین چوکتے اور اِس مشہور بات کو کہ کسی نے پرائی بدشگنی کے لئے اپنی ناک کاٹ ڈالی تہی اپنے اوپر صادق کر دکہاتے ہین - **شیعہ** سنیون کو کہتا ہی کہ یہہ قرآن جو تمہارے ہاتہہ مین ہے بیاض عثمانی ہے جسمین فلان فلان آیت اُنہون نے از خود ملا دی ہے اور فلان فلان آیت نکالدے اور اُسپر چند روایات رطب و یابس اہلسنت کا حوالہ دیتا ہی - **سُنّی** شیعہ کو یہی بات کہتا ہے اور اسکی تائید و شہادتمین چند روایات اہل تشیع کو جن سے انکا قرآن مین تبدیل و تصرف ثابت ہوتا ہی پیش کرتا ہے اِسی روش پر سُنیون کے دو فرقون مین ایکدوسرے کی عیب شماری کرتا ہے -

ایک حنفی مولوی صاحب باجماعت ایک جماعت کے بمقابلہ اہلحدیث ایک رسالہ مین لکہتے ہین کہ تمہاری صحیح بخاری مین مباشرت ازواج برخلاف وضع فطرت کا جواز لکہا ہی اسکے جواب مین ایک **موحد** صاحب لکہتے ہین کہ یہہ تمہارے ہی مذہب کی بات ہی اور اسکے ساتہہ دس بیس اور نظائر بہی پیش کرتے ہین جنکے اظہار و بیان کچہہ ضرورت نہین ہے -

انکی اِس تمام خانہ جنگی و عیب شماری سے مخالفین مذہب اسلام کا کام نکلتا ہے وہ فریقین کے اعتراضات و تفضیحات کو یکجا کرکے اصل اسلام مین اعتراض قایم کرتے ہین اور جاہل مسلمانون کو اور اون لوگون کو جو مسلمان ہونا چاہتے ہین یہہ سمجہا کر کہ اسلام ایسے ہی مسایل کا مجموعہ ہی بہکاتے اور اسلام سے ہٹاتے ہین - تصانیف پادریان اور منشی اندرمن مین جو اسلام پر نکتہ چینیان و اعتراضات مندرج ہین وہ اِن ہی حضرات کی تصانیف سے ملتقط ہین اور ان اعتراضات کا مادہ و مخزن یہی تصانیف ہین -

اِن کی اِس کارروائی کا یہہ نتیجہ تو بلاریب نکلتا ہے کہ بصورت فتح و غلبہ تحریر یا تقریر اہل تشیع کے شیعہ پانچ کے دس ہو جاتے ہین اور بصورت غلبہ اہلسنت سنی دس کے بیس اور بصورت غلبہ اہلحدیث موحد یا غیر مقلدین کے چار ہو جاتے ہین اور بصورت غلبہ سمی مسلمانون یا مقلدین کے مقلد اسمی مسلمان چار کے آٹہہ مگر بایں ہمہ کہ کثرت جزئی تکثر کلی اسلام مین نقصان ہوتا ہے - یعنی اصلی اسلام بہت گہٹا

جاتا ہے - اگر یہ آپسمین اختلاف کو اِس حد تک نہ پہنچاتے اور اسکا اظہار اِس طرز پر نہ کرتے اور بجائے اتحاد اصول مسایل اتفاقیہ مین جول رکھتے اور اس اتفاق کے ذریعہ سے اسلام کے اشاعت پر کمر باندھتے اور بجائے باہمی عیب شماری کے اصل اسلام کی خوبیان ظاہر کرتے تو بجائے چار پانچ شیعون اور پانچ سات سُنیون اور دس بیس رسمیون اور آٹھ دس وہابیون کے ہزارون بلکہ لاکھون خلایق کو داخل اسلام کرتے لاکھون مینود یہود عیسائی دہریہ وغیرہ اسلام کی خوبیان (جو مسلمانون کے باہمی اختلاف مین مصروف ہونے اور اسکے بیان کے لئے فارغ نہ ہونیکی سبب سے یہ حجاب ہین) دیکھکر خود بخود مسلمان ہو جاتے - اسلام وہ سچا اور سیدھا اور عقل و فطرت کے موافق مذہب ہے - کہ بمجرد مشاہدہ انوار اِس محبوب محبوب کے لاکھون خلایق کا بلا جبر و اکراہ اسمین داخل ہونا متوقع ہے - **دیکھو عیسائی** مذہب باوجودیکہ سلطنت اسکی موید ہے اور قوم اسکی تائید مین متفق ہو کر جان و مال سے شب و روز سرگرم ہے با اینہمہ اس مذہب مین سال بہر مین داخل نہین ہوتے جس قدر کہ اسلام مین اسکی ٹوٹی پھوٹی حالت مین سال بہر مین داخل ہوتے ہین - **اس سے** ہمارے بہائی مسلمان اندازہ کر سکتے ہین کہ اگر یہ اسلام کی اصلی حالت کو درست کرین اور اسکی تائید مین عیسائیون کا سا اتفاق کرین اور اس اتفاق کے ذریعہ سے اسکی خوبیون کا اظہار کرین تو دیکھین کسقدر اسلام مین کثرت ہوتی ہے آیا وہ کثرت کلی زیادہ ہوتی ہے یا یہ کثرت جزئی جو آپسمین کی خانہ جنگی کرنے اور ایک کی دوسرے پر فتح پانیسے حاصل ہے -

یقیناً اہل انصاف داد دینگے اور انصاف سے اقرار کرینگے کہ بیشک اِس حالت اختلاف کی نسبت حالت اتفاق مین اسلام کی کثرت متصور ہے اور ہماری یہہ کثرت جزئی کثرت کلی اسلام مین خلل انداز ہے -

پھر تو اس اختلاف اور اس اختلاف مین افراط اور اِس افراط کے بُری طرح سے اظہار مین **اسلام** کا ضرر و نقصان ہے، اب ضرر اہل اسلام جو انکے دنیا و معاشرت کو اس سے پہنچ رہا ہے بیان کیا جاتا ہے -

اس اختلاف اور اسکے نتایج و ضمایم نے مسلمانون کو یہہ تعلیم کر رکھا ہے کہ جہانتک بن پڑے ایک فرقہ دوسرے فرقہ اسلامی کا قلع و قمع کرے اور جس قدر ہو سکے نہ تنہا سے زبان سے جانسے مال سے ایذا رسانی کرے - پس بحکم اس تعلیم کے وہ آپسمین خود اریان قایم رکھتے ہین اور انکے مقدمات عدالت مین دایر رہتے ہین وہان سے اپنے قید یا جرمانہ کے احکام لگائے جاتے ہین اور اس شغل بے شغل مین مصروف رہنے سے یہہ دنیاوی کسب و کمال سے بھی رہ جاتے ہین

جسمین اُنکی آبرو مال وحسن معاشرت برباد ہوئی جاتے ہین اور یہہ حکام وقت کی نظرون مین ذلیل وخوار ومفسد خیال کئے جاتے ہین اور رعایا غیر مذہب والون کے خیال مین بہی متعصب فسادی سمجہے جاتے ہین۔

ان واقعات کی تمثیلات وجزئیات بہت ہین کہ ازانجملہ بعض واقعات کا مجمل ذکر سابقا ہوچکا ہی اسمقام ایک واقعہ بتفصیل بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانان اس سے عبرت پکڑین اور اب بہی اس قسم کے اختلاف سے باز آوین۔ آرہ ضلع شاہ آباد مین آمین بالجہر اور رفع یدین پر تنازع ہوا۔ جسکا مقدمہ عدالتمین پہنچا۔ ہنوز وہان سے کچہہ فیصلہ نہوا تہا کہ ایک جنگی مولوی لودہیانہ سے وہان تشریف فرما ہوا۔ اُس نے وہان جاکر فتوی دیا کہ یہہ لوگ آمین کہنے والے مشرک وکافر ومرتد ہین انکا مسجدون سے نکالدینا بحکم آیہ وما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ لازم ہے۔ اور اس باب مین ایک رسالہ بہی لکہا جسکا نام انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد رکہا۔ اور اسکو عظیم آباد مین طبع کراکر مشتہر فرمایا۔ اسمین یہہ بہی درج کیا کہ یہہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ وسلم پر افترا کرتے ہین اور آنحضرت پر افترا کرنیوالا مرتد ہے حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اسکو قتل کرے اور اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کرے تو اسکی توبہ قبول نہ کرین اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بیمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اسکے کفر وارتداد کے فتوے دینے مین تردد نہ کرین ورنہ زمرہ مرتدین مین یہہ بہی داخل ہونگے یہہ بعینہ آپکے الفاظ ہین جو زیر خط ہین۔ اس فتنہ کے رسالہ نے اُس دیار کے دونون فریق مسلمانون مین ایسا اشتعال وجوش پیدا کیا کہ ۲۷ تاریخ رمضان سنہ حال کو آرہ کے قریب کے ایک گانون مین آمین کے سبب سخت فوجداری ہوئی اور آپسمین خوب لاٹہی چلی اور جوابن جاری ہونیکی نوبت پہنچی۔ حکام وقت نے سُنتے وارنٹ جاری کیا اور چند اشخاص کو گرفتار کرلیا۔ اسی اثنا مین ایک فریق نے دوسرے فریق کی نسبت حکام کو یہہ خبر دی کہ ان لوگون کا سخت بلوی کرنیکا ارادہ ہے اسپر صاحب کلکٹر ضلع نے کپتان داناپور مین اس مضمون کا تار دیا یا دینا چاہا کہ وہان سے ایکہزار گورکہی مسلح اور دو ضرب توپ جلد روانہ ہون ڈپٹی مجسٹریٹ نے صاحب کلکٹر کو سمجہایا کہ یہہ محض غلط خبر ہے جو مذہبی عناد سے دیگئی ہے فوج منگانیکی کچہہ ضرورت نہین ہے یہان ایسا بلوا کرنیوالا کوئی نہین ہے جسپر یہہ تجویز ملتوی ہوئی اور مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی بعد تحقیقات سات اشخاص کو قید کا حکم ہوا۔ اور

صدہا روپیہ فریقین کا وکیلون وغیرہ مصارف مین صرف ہوا اور ہنوز مقدمہ محکمہ اپیل مین ہے دیکھئے اسکا انجام کیا ہوتا ہے۔

اس قسم کی سزائین (وہابیون کو پہنچین خواہ بدعتیون کو سنیون کو خواہ شیعون کو اگرچہ ان حضرات مین سے ہر ایک کے نزدیک مخالفین اسلام کو پہنچتی ہین مگر نفس الامر اور حقیقت مین اور حکام اور عام لوگون کی نظرون مین ان سزاؤن کے مورد مسلمان ہی ہین اور بہرحال مسلمانون کے مال و آبروئین اسمین ضایع ہوتی ہین۔

الحاصل اس اختلاف با افراط نے اہل اسلام کے دنیا و دین کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور یہہ اختلاف تنزل و ضعف کی اقوی اسباب سے ہے۔

نتیجہ

اس بیان سبب تنزل اسلام سے نہ یہہ مقصود ہے کہ شیعہ سنی وہابی بدعتی مقلد غیر مقلد جملہ اعمال و اعتقادات مین ایک ہو جاوین اور کسی مسئلہ مین آپسمین اختلاف نہ رکہین اور نہ یہہ مطلب ہے کہ اگر اختلاف رکہین تو اسکا اظہار نکرین اور ایکدوسرے کے مقابلہ کوئی رسالہ یا تحریر نہ نکالین جہانتک چاہین اس اختلاف کو وسعت دین اور اسکا اظہار اچہی طرح کرین اس سے ہمکو تعرض نہین ہے۔

بلکہ ہمارا مقصود یہہ ہے کہ اس اختلاف کو حد اعتدال سے نہ نکالین اور اسکا اظہار بہی اس بے انصافی و ناشایستگی سے نکرین جسکی تفصیل ہم کر چکے ہین مع ہذا الاختلاف اس اتفاق کیطرف بہی توجہ کرین جو اصول ایمان و امہات اسلام مین رکہتے ہین جیسے بغض للہ پر عمل کرتے ہین حب للہ پر بہی عمل کرین اور اتفاق و حب للہ کی نظر سے باہم اتحاد پیدا کرین اور جہانتک اس اتفاق اصول کا مقتضا ہے باہم شیر و شکر ہو جاوین اور اس اتحاد و اختلاط کے ذریعہ سے سب فرقے ملکر ایک انجمن اشاعت اسلام قایم کرین جسکے ماتحت بہت انجمنین ہون جو سب کے سب اسلام کی اشاعت اور مسلمانون کی ترقی و رفعت کے وسایل سوچین اور اس جمہوری توجہ کے ساتہہ اسلام کو وسعت دین اور عیسائی مذہب کے علماء کی مانند گاؤن اور بستیون اور جنگلون اور پہاڑون مین اسلام پہنچاوین اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی منادی جنگلیون اور پہاڑیون کو سناوین اور جو لوگ اسلام کے مطالب بیان کرتے ہین انکا نہایت تہذیب و شایستگی و حکمت و موعظت سے جیسا کہ قرآن مین ارشاد ہے

جواب دین اور ان کا مونگ لئے ہوئے زبکار ہے وہ کس دن کس ادنے سے اعلیٰ تک ملکر اپنے پاس سے خرچ کرین
اپنی اپنی آمدنی سے ایسے مقدار مقرر کرین جسکی لایق ہون -
اس انجمن کے اصول فرایض اور تحصیل زر کے وسایل اور اسکے صارف جو ہمارے خیال مین آئے ہین وہ ذیل
مین بعض مین جو اور صاحبون کے خیال مین آوینگے وہ بھی بیان فرماوین پس جو اصول و وسایل صحیح قرار پاوین
وہ دستور العمل ٹھہرائے جاوین -

اصول و فرایض انجمن عام اشاعۃ الاسلام

(۱) یہ انجمن معصیت کی معاون نہ ہو -

(۲) اسکا اصلی فرض اشاعت اسلام ہو جو اتفاقی اصول اسلام و قطعی احکام حلال و حرام سے عبارت ہے
اور اسکا تتمہ یا ضمنہ مسلمانون کی بہبودی دنیاوی اور حسن معاشرت کے وسایل و تدابیر کا سوچنا بھی ہو -

(۳) اسکی خدمت اسلامی کے اصول مشترب سے اس انجمن کو سروکار نہ ہو ان خصوصیات کی اشاعت کے لئے
جسے ہر ایک فریق کو پہلے سے خود مختاری و آزادی حاصل ہے اب بھی رہے مگر بلحاظ اصول اسلام و اغراض
و مصالح اس انجمن کے ان خصوصیات کی اشاعت مین رعایت اعتدال ضرور واجب ہو -

---

† **تشریح** مثلاً کسی فرقہ سنی یا شیعہ اپنی خصوصیات خاصہ کی اشاعت کے لئے ایک مدرسہ اور اس مدرسہ کے انتظام کے لئے
ایک انجمن خاص انجمن اسلامیہ شیعہ یا انجمن اسلامیہ سنیہ قایم کرنا چاہے تو انمین ہی لوگ ممبر معاون ہون جو اس انجمن
مین شریک ولیت و معاونت کو مصلحت نہ سمجھین - وہی لوگ اسمین چندہ خاص مین سے اور جنکے ہاتھ مین اس انجمن عام مین مین
وہی تک اسکی منتظم مہتمم مین یا اس سے اور ممبر انجمن عام کے جو ان سے متفق الاعتقاد ہون اسکی معاونت و موافقت نہ کرین
بلکہ مخالفت کرنا چاہین تو بلاشک کرین مگر اتنی حد اعتدال سے آگے نہ بڑھین - اور بلحاظ اصول اتفاقیہ یعنی اتفاق ہی باہمہ
نہ دین اور اپنی مخالفت و پھوٹ و علحدہ ہلی فرقہ ہای مخالفین اسلام پر ظاہر نہ ہونے دین - وہ سب یہی جانین کہ مسلمان باہم
اختلافات جزئیہ سب ایک ہین چنانچہ عیسائی فرقون کا باوجود اختلافات جزئیہ اسی پر عمل ہے اور اسلام مین ہمکو یہی حکم ہے
مفید یت قرآنیہ جو بایں عنوان ضمن نقل ہو چکی ہین اور آیہ یاایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل
اذا اھتدیتم - و حدیث نبوی جو اس آیت کی تفسیر مین وارد ہے ائتمروا بالمعروف وتناھوا عن المنکر حتی اذا رایت

(۴) اس انجمن اعلیٰ کا ممبر (یعنی رکن) وہ ہو جو کم سے کم ایکروپیہ ماہوار دے اور انجمن ہائے ماتحت کے ممبرون سے عام ماہوار مقرر سے دوچند لیا جاوے یعنی فی روپیہ ادہ آنہ ماہوار۔

(۵) عام ماہواری چندہ فی روپیہ ایک پیسہ کے حساب سے لیا جاوے اور اگر کوئی اس سے کم دے تو اُس کے لینے سے بھی انکار نہ ہو۔

(۶) اعلیٰ انجمن کُل اہل اسلام کی ایک ہو جسکا مقام لاہور یا اور کوئی شہر حسب تجویز ارکان انجمن ہو اور اُس کے ماتحت بہت سی شاخین ہون جو غالباً ہر شہر و قریہ مین قایم کیجاوین۔

(۷) ممبران انجمن اعلیٰ کے اختیارات تولیتہ و تصرف و تجاویز و تدابیر اشاعت اس انجمن اور سب انجمن ہا ماتحت پر محیط ہون اور ممبران انجمن ہا ماتحت کے اختیارات حسب منظوری انجمن اعلیٰ ہی انجمن سے مخصوص ہون جنکے وہ ممبر ہون۔

(۸) اس انجمن کے کارروائی متعلق اشاعت اسلام جو انجمن کا نتیجہ اقصیٰ ہے صورتہا ذیل سے ہو اور کارروائی متعلق بہبودی دُنیاوی حسب مشورہ اہل شوریٰ وقتاً فوقتاً۔

صورتہائے اشاعت اسلام

الف اشاعت اصول اسلام و واجبات ایمان کے لئے جا بجا منادی کرنیوالے مقرر ہون جو عام گلی کوچون جنگلون پہاڑون مین مسایل اتفاقی اسلام کی منادی کرین خصوصاً اُن مواضع مین جہان آجتک کلمہ الاسلام نہین پہنچا یا برائے نام پہنچا ہے تو اُسکا کچھ اثر نہین ہو۔ وہان جو مسلمان کہلاتے ہین وہ ہنوز بُت پرستی نہین چھوڑے اور قطعیات احکام اسلام حلال و حرام سے بھی واقف نہین ہوئے۔ چنانچہ اکثر پہاڑی ملکون مین جہان راجگان ہنود کی ریاست ہے اور نواح چین وغیرہ بلاد اقصیٰ مین بھی حال ہے۔ اِن منادی کرنیوالون کے لئے ایسے مواعظ اور رسایل جو سب مذاہب اسلامیہ مین متفق علیہ

شحاً مطاعاً وھوی متبعاً ودنیا موثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ ورایت امرالا بد لک منہ فعلیک نفسک ودع امر العوام۔ اسمین اتفاق اسلام ہی قایم رہیگا۔ اور اعتراض مداہنت و صلح کلی بھی کسی فرقہ پر وارد نہ ہوگا۔ جیسا کہ علیگڈھ کی مدرسہ کی تعلیم مذہبی پر بعض لوگون کا اعتراض ہے کہ اسمین سُنّی مبر تعلیم مذہب شیعہ کی معاونت مین اور شیعہ مبر تعلیم مذہب سُنّی کی موافقت مین مداہنت کرتے ہین۔

ہین سب ممبران مختلف مذاہب کی اتفاق رائے سے تجویز ہونے ممکن ہین۔

ب توحید و نبوت و معاد وغیرہ اصول اسلام و اسرار اتفاقی احکام حلال و حرام مین عمدہ اور مدلل مضامین لکھے جاوین اور بذریعہ اخبار و رسایل مختلف زبانون اردو فارسی انگریزی وغیرہ مین شایع ہون تاکہ اقوام غیر جو عربی زبان سے واقف نہین ہین اور اسوجہ سے وہ حقیقت و محاسن اسلام پر مطلع نہین اسلام کی خوبی سے واقف ہوکر شوق دل سے اسلام کی طرف متوجہ ہون۔

ان تصانیف و تحاریر مین جوابات اعتراضات مخالفین اسلام کے جو نا واقفی حقیقت اسلام کے سبب وہ اسلام پر جاتے ہین اور ان اعتراضات کے ذریعہ سے ناواقفون کو اسلام کیطرف سے بدظن کر رہے ہین نہایت تہذیب و شایستگی سے جسمین نہ کسی مذہب کی توہین ہو نہ کسی ملت کے لوگون کا اشتعال طبع تحریر کیے جاوین۔

ج اکثر شہرون اور بستیون مین اس قسم کے مدرسہ قایم ہون جنمین مبادی علوم اسلام جیسے صرف و نحو اور بقدر ضرورت) منطق و معانی جنکو کسی مذہب و ملت سے خصوصیت نہین پڑہائے جاوین جہان علوم مین طلبا ماہر ہو جاوین تو مذہبی تعلیم مین وہ اختیار دئے جاوین جس مذہب کا کوئی پابند ہو یا پابند ہونا چاہے اس مذہب کے مدارس خاص مین مذہبی تعلیم پاوین۔ اور اگر آمدنی چندہ مین وسعت ہو تو ان علوم مبادی کے ساتھہ ایک شاخ علوم معاش کے بہی قایم کیجاوے جسمین دنیاوی علوم و فنون کی مختلف زبانون اردو فارسی انگریزی وغیرہ تعلیم ہو۔ جسمین مسلمانون کو دنیاوی کمالات کے سبب عزت و شوکت حاصل ہو اور انکی معیشت مین عفت۔

---

† یہ اختیار دینا مداہنت و معصیت نہین۔ بلکہ یہ عین اسلام کی ہدایت ہے جو جبر و اکراہ سے بری ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے کہ کیا تو لوگون کو جبر کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جاوین۔ اور فرمایا ہے دین مین جبر نہین ہے ہدایت گمراہی سے متمیز ہو چکی ہے۔ حضرت ابن عباس سے اسکی تفسیر مین حدیث مروی ہے

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (سورہ بقرہ)

روی ابن جریر عن ابن عباس قال کانت المرأۃ تکون مقلاۃ فتجعل

ان سب مدارس مین مختلف مذاہب فرقہ ہا، اسلام کے طلبا رکیسان تعلیم پاوین کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہو۔

۵ انجمن کی آمدنی سے نومسلم و مسلمانون کے لاوارث لڑکے لڑکیان جو لاوارثی کے سبب گورنمنٹ کی کفالت مین رہتے ہین پھر وہان سے پادریون کی سپرد ہوتی ہین تربیت و تعلیم پاوین۔

ایسے لوگون کے نسبت جو اہل اسلام کا باہم اختلاف رائے ممکن ہے شاید سنی کہے کہ یہہ نومسلم سُنی عقاید کے موافق مسلمان کیا جاوے اور اِن ہی عقاید کے مطابق تعلیم پاوے اور شیعہ اسکو اپنی طرف کھینچکر لیجانا چاہے اِسکا تصفیہ اس طور پر متصور ہے کہ اِس شخص کو اتفاق اصول پر مسلمان کیا جاوے اور ان مدارس مین جہان مبادی علوم اسلام کی تعلیم ہو تعلیم مبادی کے لئے سپرد کیا جاوے جب وہ مبادی علوم سے واقف ہو کر قرآن پڑہنے اور سمجھنے پر قادر ہو اور مذہب مرجح کی تمیز کرنیکے لایق ہو جائے تو جس مذہب کو چاہے اختیار کرے اسپر مختلف خیال کے لوگون کی طرف سے کچھہ جبر و اکراہ نہو۔

بقیہ فرایض و قوانین انجمن کہ انجمن اعلے کے اختیارات کہان تک ہون اور انجمن ہا تحت کے اختیارات کہانتک ہون۔ اور عام کارروائی کے لئے انجمن کارکن کے ممبر کون لوگ ہون، اور ان کی تعداد

علی نفسها ان عاش لها ولدان تهود (زمانہ جاہلیت مین اگر کسی کی اولاد مر جاتی تو وہ منت مانتے تھے کہ اگر ہمارے زندہ رہا تو مین اسکو یہودی بناونگی جب بنی نضیر یہود یونکو جو آنحضرت کو بہت ستاتے اور ہمیشہ تکلیف دیتے) مدینہ سے جلاوطن کیا تو انصار نے جنکے بیٹے ان کے پاس منتون کے سبب رہتے تھے کہا ہم تو اپنے بیٹون کو نہ چھوڑینگے اسپر یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت نے فرمایا ان لوگون کو اختیار دیگیا ہے اگر یہ تمہارے پاس رہنا اختیار کریں تو یہہ میں سے ہین اور اگر یہود یونکو اختیار کریں تو انکو ساتھ جلاوطن کردو۔

فلما اجليت بنو النضير كان فيهم من ابناء الانصار فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل الله عز وجل لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي رواه ابو داؤد ص ج وزاد في المعالم فقال رسول الله صلعم قد خيرا صحابكم فان اختاروكم فهم منكم وان اختاروهم فاجلوهم معهم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہو' اور خاص بڑی بڑی کارروائیون کے لئے کون لوگ ممبر ہون' اور ان کی تعداد کہانتک
ہو' اور ہر ایک کو خرچ کرنیمین کہانتک اختیارات ہون' اور مربی انجمن کون ہو' اور صدر انجمن کون -
اور منشی کون - محاسب کون - یہ سب قواعد بعد انعقاد و تقریر انجمن و شروع آمدنی قرار دئے جاوینگے

دعا

اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور خدا تعالی سے اسکی اجابت کی امید رکھتا ہون الہی تو اپنے
کرم سے ہماری قوم کو ان کے عیب پر متنبہ کر - اور اس سے بچ جانیکی توفیق دے - یہہ باہمی اختلاف
کو اعتدال پر لاوین اور اپنے اتحاد و اتفاق کیطرف بھی متوجہ ہوکر اسکے ذریعہ سے تیرے دین کو عالم مین
پھیلاوین - اور غیر قومون کی نظرون مین معزز نظر آوین - الہی کبھی وہ زمانہ بھی آئیگا جسمین سب فرقہ ہا
اسلام اشاعت اسلام کے لئے یکقالب ہوجاوینگے - اور اس قول آنحضرت کے کہ "سبھی مومن ایک
جسم کی مانند ہے جسکا ایک عضو دکھے تو تمام جسم درد کرنے لگتا ہے" - مصداق بن جاینگے - الہی کبھی
وہ دن بھی دکھائی دیگا کہ پنجاب ہندوستان بمبئی مدراس بنگالہ سب ملکون کے مسلمان اس انجمن کے
ممبر ہوجاوینگے اور تیرے دین کی اشاعت کے لئے لاکھون روپیہ لنے ہاتھ مین نظر آئینگے اور تیرے
دین کی تبلیغ کے لئے غیر ملکون کیطرف عیسائی مشنون کیطرح اسلامی مشن وہ روانہ کرینگے اور دنیاوی
بہبودی کے لئے عمدہ تجارتون کی کمپنیان اور عجائب فنون و صنایع کے مدرسہ و کارخانے قایم
کرینگے - ربنا تقبل منا انك علی کل شیئ قدیر و بالاجابة جدیر - آمین ثم آمین -

التماس

رؤسا اسلام و علما و فضلا کرام سے التجا ہے کہ اس مضمون کیطرف دلی توجہ کرین پس جسکو اس سے
توافق ہو وہ توافق سے مجھے اطلاع دین - اور ملکی اخبارون کے مسلمان اڈیٹرون سے تمنا ہے کہ اگر اسمین
ملکی یا مذہبی فواید دیکھین تو اسکی تائید مین اپنے اخبارون مین پرزور آرٹیکل درج کرین -
موئیدان مذہب اسپر خدا سے اجر پاوینگے - اور موئیدان ملک دنیا مین نیکنام و مشکور ہونگے -

راقم ابو سعید محمد حسین لاہور محلہ سیدان

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب